بسم اللہ الرحمن الرحیم

غریبوں کی امداد کے لئے جوا کھیلنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شخص Quotex پر ٹریڈنگ کرتا ہے، اور اسے معلوم ہے یا اس کا یہی یقین ہے کہ یہ طریقہ شرعاً ناجائز ہے، لیکن وہ اس ٹریڈنگ سے حاصل ہونے والی کمائی میں سے ایک روپیہ بھی اپنی ذات، اپنے اہلِ خانہ، یا اپنی کسی ضرورت پر خرچ نہیں کرتا، بلکہ پوری کی پوری رقم مستحق غریبوں کو ہی دے دیتا ہے، اور آئندہ بھی یہی کرتا رہے گا، تو کیا اس صورت میں بھی اس شخص کو اس کمائی کا گناہ ہوگا، یا چونکہ وہ پوری رقم اپنی ذات پر خرچ نہیں کررہا بلکہ غریبوں کو دے رہا ہے، اس لیے حکم مختلف ہوگا؟

جواب

کوٹیکس ٹریڈنگ، شرعا جائز نہیں ہے، اس میں حقیقتاً کوئی چیز خریدی یا بیچی نہیں جاتی، بلکہ اس میں صرف ایک اندازہ لگایا جاتا ہے کہ کسی چیز کی قیمت اتنے وقت میں اوپر جائے گی یا نیچے، اگر جواب درست آجائے تو نفع ملتا ہے، ورنہ اپنا لگایا گیا پیسا بھی ڈوب جاتا ہے، تو اس میں اپنے مال کو خطرے پر ڈالا جاتا ہے، جو کہ جوا ہے، اور جوا شرعا ناجائز و حرام کام ہے، جوئے کو قرآن وحدیث میں مطلقا حرام قرار دیا گیا ہے، لہذا کسی کی مدد کی نیت سے بھی جوا کھیلنا جائز نہیں ہے، اس سے حاصل ہونے والا مال، حرام مال ہوتا ہے، اور اللہ تبارک و تعالی حرام مال سے کی گئی خیرات قبول نہیں فرماتا، اس کا حکم یہ ہوتا ہے کہ جس سے مال لیا ہے، وہ معلوم اور موجود ہو، تو اسے، ورنہ اس کے وارثوں کو دے۔

جوئے کی تعریف *معجم لغۃ الفقہاء* میں یوں منقول ہے "تعلیق الملک علی الخطر والمال من الجانبین" ترجمہ: اپنی ملکیت کو خطرے میں ڈالنا، اس حال میں کہ مال دونوں طرف سے ہو۔ (*معجم لغۃ الفقہاء*، صفحہ 369، دارالنفائس)

جوئے کی مذمت بیان کرتے ہوئے اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں، تو ان سے بچتے رہو کہ تم فلاح پاؤ۔ (پارہ 7، سورۃ المائدۃ، آیت 90)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ان اللہ حرم علیکم الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام" ترجمہ: اللہ کریم نے شراب اور جُوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا: ہر نشے والی چیز حرام ہے۔ (السنن الکبری للبیھقی، ج 10، ص 360، حدیث 20943، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

ابو المَعالی علامہ بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال : 616ھ/1219ء) لکھتے ہیں : "فإن شرطوا الجعل من الجانبين فهو حرام وصورة ذلك: أن يقول الرجل لغيره: تعال حتى نتسابق، فإن سبق فرسك، أو قال: إبلك أو قال: سهمك أعطيك كذا، وإن سبق فرسي، أو قال: إبلي، أو قال: سهمي أعطني كذا، وهذا هو القمار بعينه" ترجمہ : اگر جانبین سے کسی رقم یا انعام کی شرط لگائی جائے تو یہ سراسَر حرام ہے ۔ اِس کی صورتِ مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے : آؤ مقابلہ کریں ، اگر تمہارا گھوڑا ، اونٹ یا نیزہ آگے بڑھ گیا ، تو میں تمہیں فلاں چیز دوں گا اور اگر میرا اونٹ یا نیزہ آگے بڑھ گیا تو تم مجھے فلاں چیز دو گے ۔ یہ خالِص جوا ہے ۔

(المحیط البرھانی ، جلد5 ، صفحہ 323 ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ ، بیروت ، لبنان)

اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے ۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "إن اللہ طيب لا يقبل إلا الطيب" ترجمہ : اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے ۔ (السنن الکبری للبیھقی ، ج 3 ، ص 482 ، حدیث 6394 ، دار الکتب العلمیۃ ، بیروت)

مالِ حرام سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتا ۔ چنانچہ بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث میں ہے "من كسب مالا حراما لم تقبل له صدقة ولا عتق ولا حج ولا عمرة" ترجمہ : جس نے مال حرام کمایا ، اللہ پاک نہ اس کا صدقہ قبول فرمائے گا ، نہ غلام آزاد کرنا ، نہ حج کرنا اور نہ ہی عمرہ کرنا ۔ (بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث ، جلد 1 ، صفحہ 309 ، مطبوعہ : المدینۃ المنورہ)

جوئے سے حاصل کردہ مال کا حکم :

فتاوی رضویہ میں ہے "جس قدر مال جوئے میں کمایا محض حرام ہے اور اس سے بَراءت یعنی نَجات کی یِہی صورت ہے کہ جِس جِس سے جتنا جتنا مال جیتا ہے اُسے واپَس دے ، یا جیسے بنے اُسے راضی کرکے مُعاف کرالے ، وہ نہ ہو ، تو اُس کے وارِثوں کو واپس دے ، یا اُن میں جو عاقِل بالغ ہوں ان کا حصّہ اُن کی رِضامندی سے مُعاف کرالے ۔ باقیوں کا حصّہ ضَرور انہیں دے کہ اِس کی مُعافی ممکن نہیں ۔"

(فتاویٰ رضویہ ، جلد19 ، صفحہ 651 ، مطبوعہ : رضا فاؤنڈیشن ، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5296

تاریخ اجراء : 29 صفر المظفر 1448ھ/13 اگست 2026ء